رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

REGD No. L. 5254

الفضل

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

ربوہ

خطبہ نمبر ۳

یوم جمعہ

۳۰ رجمادی الثانی ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۶/۱۱ | یکم تبلیغ ۱۳۳۶ھش یکم فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۳۱ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۳۰ جنوری۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے ہیں جیسا کہ احباب کو سابقہ اطلاعات سے علم ہو چکا ہے کہ محترم نواب صاحب کی طبیعت تا حال ناساز ہے اس لئے احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۳۱ جنوری۔ محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو انفلوئنزا کی تکلیف سے اب بفضلہ بہت افاقہ ہے۔ لیکن ابھی کمزوری کافی ہے۔ احباب محترم مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اور اہم رؤیا جو حضور نے آج سے قریباً پانچ سال قبل دیکھا تھا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ رجون ۱۹۵۱ء کو مندرجہ ذیل رؤیا مجھے لکھوایا تھا۔ جو اس وقت سے میرے پاس محفوظ چلا آرہا تھا۔ اب حضور کے ارشاد پر یہ رؤیا دوستوں کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی ۳۰/۱/۵۷

فرمایا:-

میں نے دیکھا کہ میری چھوٹی ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم میرے ساتھ ایک جگہ پر ٹہل رہی ہیں اور ارد گرد دوسرے لوگ بیٹھے ہیں وہ نہایت ہی آہستہ آواز میں میرے کان کے پاس منہ کر کے کہتی ہیں کہ ابھی مکانوں پر زیادہ خرچ نہ کرو۔ دارالحمد کے سجانے کی طرف توجہ کرو۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو کسی نے کہلا بھیجا ہے کہ قادیان تو ہمیں ملنے والی ہے۔ اس لئے کسی دوسری جگہ مکان بنوانے سے کیا فائدہ ہے۔ مگر میں خواب میں اس مشورہ کو غلط سمجھتا ہوں۔ اور خیال کرتا ہوں۔ کہ کسی جماعت کا مرکز کے بغیر تھوڑا عرصہ رہنا بھی بڑا خطرناک ہوتا ہے۔ یہ خیال کر کے میں نے بڑے جوش سے بلند آواز سے کہا کہ آہستہ آہستہ یہ بات کیوں کہتی ہو۔ ہر ایک جانتا ہے کہ قادیان ہم کو ملنے والی ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں کہ ہم دوسری جگہ مکان نہ بنائیں۔ جب قادیان ملے گی۔ تو یونہی آہستگی سے تھوڑی ہی ملے گی۔ جب قادیان ملے گی۔ تو اس کے ساتھ شملہ بھی ملے گا ڈلہوزی بھی ملے گی۔ اور دوسرے اضلاع بھی ملیں گے۔ شملہ کا لفظ تو مجھے خوب یاد ہے۔ ڈلہوزی کا لفظ پورے یقین سے یاد نہیں مگر میرا خیال ہے کہ میں نے شملہ کے ساتھ ڈلہوزی کا ہی نام لیا تھا۔ اسی طرح دوسرے اضلاع کا میں نے ذکر کیا کہ ہمیں وہ بھی ملیں گے۔ بلکہ اس وقت مجھ پر یہ اثر معلوم ہوتا ہے کہ پنجاب کا علاقہ بشمولیت دلّی یا دلّی کے پاس تک کا علاقہ ہم کو اس وقت ملے گا۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

ایک اور مبارک رویا

اللہ تعالےٰ کی برکات حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں

اپنے دامن کو سب کے لئے وسیع کرو۔ تا اللہ تعالےٰ کی رحمت بھی تمہارے لئے وسیع ہو جائے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ رجنوری ۱۹۵۷ء ۔ بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ (خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے پچھلے جمعہ میں

اپنی ایک رویأ

سنائی تھی اور بہ تبدیل تذکرہ قرآن کریم کی ایک آیت بھی اس کے ساتھ ملا کر بیان کی تھی۔ اس کے بعد شمس صاحب نے تذکرہ میں سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام نکال کر بھیجا۔ جس میں اُسی آیت کا ذکر آتا ہے۔ جو میں نے پڑھی تھی۔ اور اس کے آگے یہ بھی ذکر ہے کہ اس کے بعد قادیان جانا ہوگا (تذکرہ طبع دوم صفحہ ۷۷) اسی طرح بعض اور لوگوں کو بھی اسکے بعد رویأ ہوئی ہیں۔

ایک ہی مضمون کے متعلق اتنی جلدی جلدی رویأ مجھے کم ہوتی ہیں۔ لیکن غالباً

بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات کو

میں نے پھر دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں۔ مگر اس دفعہ میں نے اپنے آپ کو مسجد مبارک کی چھت پر نہیں دیکھا۔ بلکہ مسجد مبارک کے مسقف حصّہ میں دیکھا ہے۔ میں جب اس کے اندر گھسا۔ تو مجھے یوں معلوم ہوا۔ جیسے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم خطبہ پڑھ رہے ہیں۔ مگر میں نے مسجد جس شکل میں دیکھی ہے۔ وہ وہ تھی جواب ہے اور

مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

کے وقت میں مسجد کی یہ شکل نہیں تھی بلکہ صرف اتنا ہی حصّہ تھا جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنایا ہوا تھا۔ مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ ۱۹۰۵ء میں فوت ہوئے تھے۔ اور ۱۹۰۷ء میں اس مسجد کی توسیع ہوئی تھی۔ یہ توسیع میر ناصر نواب صاحب نے کی تھی۔ اور اس پر انجمن کا اور میر ناصر نواب صاحب کا جھگڑا بھی ہوا تھا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک تحریر لکھ کر دی تھی۔ جس کو ہمیشہ پیغامی اس بات کی دلیل میں پیش کیا کرتے ہیں کہ انجمن ہی خلیفہ ہے۔ تو وہ حصہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد بنا ہے لیکن

میں نے اس وقت دیکھا

کہ وہ حصّہ بھی مسجد میں شامل ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب رضؓ کھڑے تھے۔ اور غالباً خطبہ دے رہے تھے۔ ان کا منہ مشرق کی طرف تھا۔ میں جب مسجد کے اندر گھسا۔ تو میرے ساتھ ایک دو ساتھی اور بھی تھے معلوم ہوتا ہے۔ جیسے مسجد میں گنجائش کم ہے اور آدمی زیادہ ہیں۔ انہوں نے جب ہمیں آتے ہوئے دیکھا تو کہا لو گو بارش ہو رہی ہے۔ ذرا سمٹ جاؤ اور راستہ دے دو۔ میں گزر کر اپنے ساتھیوں سمیت اس کوٹھڑی میں گھس گیا۔ جس میں پہلے مولوی محمد علی صاحب رہا کرتے تھے۔ اور بعد میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اس میں رہتے رہے ہیں۔ اور پھر سیڑھی پر چڑھ کر گول کمرہ کی چھت پر چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ مکان ہے۔ جس میں امۃ الحی مرحومہ رہا کرتی تھیں اس کی کھڑکی باہر چوک کی طرف کھلتی ہے۔ اگر اس میں کھڑے ہو جائیں تو

مسجد مبارک کے آگے کا چوک

اور وہ سیڑھیاں جو نئی بنی ہیں۔ اور وہ دکانیں جو مرزا نظام دین صاحب کی ہوتی تھیں۔ وہ سب نظر آتی ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک عورت اس کھڑکی کے پیچھے چھپی ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ یہ بتانا چاہتی ہے کہ ہم پردہ دار عورتیں یہاں بیٹھی ہیں۔ اس وقت بارش ہو رہی ہے۔ اور ہم نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔ مگر بارش کی وجہ سے چونکہ کیچڑ ہے۔ ہم نماز پڑھ نہیں سکتے۔

اور اس جگہ جو چھت ہے۔ وہ بالوں والی نہیں ہے۔ بلکہ لوہے کی سلاخوں کی ہے۔ جس میں سے پانی گر سکتا ہے۔ تب میں نے کسی چیز کا سہارا لے کر جو پاس کی چھت پر لوگ بیٹھے تھے۔ ان سے کہا۔ کہ پاس کے کمرہ میں عورتوں سے کہہ دو۔ کہ پردہ کر لیں۔ تاکہ ہم کمرہ میں نماز پڑھ سکیں۔ کیونکہ باہر بارش کی وجہ سے کیچڑ ہے۔ پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔ کہ میرا منشاء تھا۔ کہ اس جگہ مکان کو وسیع کیا جائے۔ اور کچھ اور چھت ڈال لی جائے۔ تاکہ نمازی اس میں آسکیں۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

غرض اس دفعہ میں نے اپنے آپ کو

مسجد مبارک کے نچلے حصہ میں

دیکھا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں دیکھا۔ بلکہ مولوی عبدالکریم صاحب رض کو دیکھا ہے۔ کہ وہ کھڑے ہیں۔ اور میں قیاس کرتا ہوں۔ کہ وہ خطبہ پڑھ رہے ہیں۔ اور مشرق کی طرف ان کا منہ ہے۔ پھر میں کوٹھڑی میں گھس کے گول کمرہ کی چھت پر چڑھ گیا۔ اور وہاں جا کر میں نے اپنے ساتھیوں کے ذریعہ سے عورتوں سے کہلوایا۔ کہ پردہ کر لو۔ ہم لوگ اندر نماز پڑھنا چاہتے ہیں۔

یہ جو مسجد کی تنگی دیکھی ہے۔ یہ بھی بتاتی ہے۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو

قادیان میں احمدیوں کی تعداد

بڑھتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہی مسجد مبارک جو اس وقت وہاں کے لوگوں کے لئے بعض دفعہ جلسہ کے لئے بھی کافی ہو جاتی ہے۔ عام نماز کے لئے بھی ناکافی ہوگی۔ کیونکہ مولوی عبدالکریم صاحب رض نے بہت ہجوم کو دیکھ کر کہا۔ لوگو سمٹ جاؤ رستہ چھوڑ دو۔ کیونکہ باہر بارش ہو رہی ہے۔ غرض اس رؤیا میں بھی قادیان جانے کا ذکر ہے۔ گو زیادہ تفصیل نہیں۔ پہلی رؤیا میں زیادہ تفصیل تھی۔ مگر بہرحال یہ بھی

ایک مبارک رؤیا ہے

اور مسجد مبارک کا دیکھنا بھی اچھا ہے۔ پھر کئی احمدیوں نے بھی جو قادیان سے آئے ہیں۔ بتایا ہے کہ وہاں بھی بہت سے لوگوں نے اس قسم کے نظارے دیکھے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص نے ایک دوست کے متعلق بتایا۔ کہ انہوں نے خواب دیکھی ہے۔ کہ کسی نے کہا ہے۔ کہ خلیفۃ المسیح مسجد اقصیٰ میں آئے ہوئے ہیں۔ اور لوگ ان کو دیکھنے کے لئے وہاں جا رہے ہیں۔

اسی طرح ایک اور دوست کا سیالکوٹ سے خط آیا۔ کہ میں نے خواب دیکھا ہے۔ کہ آپ نے اعلان کیا ہے۔ کہ کشمیر کے لئے اپنے آپ کو والنٹیئرز کے طور پر پیش کرو۔ بہرحال یہ تو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ کہ مناسب راستہ کونسا ہوگا۔ جس سے ہمیں قادیان جانا ہوگا۔ مگر ایک رؤیا مجھے پچھلے سال ہوئی تھی۔ جس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ امرتسر کا رستہ ہوگا۔ کیونکہ میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ اور آپ کے ساتھ حضرت ام المومنین رض ہیں۔ حضرت ام المومنین رض ایک زیور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دکھا رہی ہیں اور کہتی ہیں۔ یہ محمود نے میرے لئے بنوایا ہے۔ اور ایک آدمی آج کل پتہ لینے کے لئے کہ کیا حالات ہیں روزانہ امرتسر آتا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے جواب میں فرمایا۔ کہ محمود کو میری طرف سے کہہ دینا۔ (حالانکہ میں بھی وہاں ہوں لیکن آپ مخاطب حضرت ام المومنین رض سے ہوتے ہیں) کہ جب تم کو لے جائے تو اچھی گاڑی میں لے کر جائے۔ عام معمولی گاڑی میں لے کر نہ جائے۔ یہ رؤیا اگر ظاہر پر محمول کیا جائے۔ تو اس سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ جانا امرتسر کی طرف سے ہوگا۔ لیکن رستے اصل چیز نہیں۔ اصل چیز تو یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ پھر ان علاقوں کو آپس میں ملا دے۔ اور مسلمان عزت اور احترام کے ساتھ وہاں جائیں۔ ہمارا ظاہری طور پر بھی ہمیشہ یہی خیال رہا ہے۔ چنانچہ گاندھی جی نے اپنے مارے جانے سے پہلے میرے پاس لاہور میں اپنا ایک نمائندہ بھیجا تھا۔ اور وہ مس مردولا سارابائی تھیں۔ انہوں نے مجھ سے ذکر کیا۔ کہ گاندھی جی کہتے ہیں۔ کہ آپ کیوں چلے گئے۔ ہم تو آپ کو اپنے علاقہ میں رکھنا چاہتے تھے۔ میں نے کہا۔ میں نے تو پنڈت نہرو صاحب سے مل کر بھی واضح کیا تھا۔ کہ اس علاقہ میں امن قائم ہو۔ تو ہم رہنے کو تیار ہیں۔ لیکن وہ امن قائم نہیں کر سکے۔ انہوں نے کہا۔ گاندھی جی کہتے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم امن قائم کر سکیں۔ وقت آیا۔ تو وہ بیچارے آپ ہی مارے گئے۔ میں نے کہا میں آنے کو تیار ہوں۔ مگر قیدی کے طور پر نہیں بلکہ شرط یہ ہے۔ کہ سارے مسلمانوں کو اجازت ہو۔ اور سب مسلمانوں سے کہو۔ کہ وہ آزادی سے اسی طرح رہیں گے جیسے انگریزوں کے زمانہ میں رہتے تھے۔ اور پاکستان اور ہندوستان کے درمیان کوئی باؤنڈری نہیں ہوگی۔ ہر مسلمان جو اب پاکستان میں ہے۔ وہ اپنی جائیداد کو وہاں جا کر سنبھال سکے گا۔ اور وہاں امن سے رہ سکے گا۔ میں ایک تبلیغی جماعت کا امام ہوں میں وہاں قید میں نہیں رہ سکتا۔ میں صرف اسی طرح آنے کو تیار ہوں۔

سب مسلمانوں کو کھلی اجازت ہو

کہ وہ جائیں۔ اور امرتسر میں۔ گورداسپور میں ہوشیارپور میں فیروزپور میں لدھیانہ میں جالندھر میں اور انبالہ میں آزادی سے اپنی جائیدادوں پر قبضہ کر لیں۔ اگر آپ یہ آزادی دیدیں۔ تو پھر بے شک میں اس پر غور کر سکتا ہوں وہ کہنے لگیں۔ یہ تو ابھی مشکل ہے۔ ہندو بڑا مخالف ہے۔ میں نے کہا۔ ہندو بڑا مخالف ہے۔ تو ہوتا رہے۔ میں قیدی کے طور پر نہیں آسکتا۔ میں تو جب آؤنگا۔ ایسی شکل میں ہی آؤں گا۔ کہ سارے مسلمان ادھر آسکیں۔ اور ہر شخص آزادانہ طور پر وہاں رہ سکے۔ اور سمجھے کہ یہ ملک میرا ہے۔ یہ کہ مسلمانوں کو غلام کے طور پر رکھا جائے

یہ میں برداشت نہیں کر سکتا

اور ایسی صورت میں میں مسلمانوں کو ہرگز یہ مشورہ نہیں دے سکتا۔ کہ وہ جائیں

اور نہ میں خود جا سکتا ہوں۔ اب تو خود مس مردولا سارا بائی نہرو جی کی زیر عتاب ہیں۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ انہیں نظر بند کر دیا گیا ہے مگر انہیں گاندھی جی نے میرے پاس بھیجا تھا۔ پس ظاہر ہیں بھی ہم لوگوں کو ہمیشہ یہی احساس رہا ہے کہ اگر ہم جائیں تو آزادانہ طور پر جائیں اور سارے مسلمانوں کے لئے رستہ کھلا ہو۔ صرف چند آدمیوں کا چلے جانا اور ان کا قیدی کے طور پر رہنا اور ہندوؤں کی ٹھوکریں کھانا یہ ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ مسلمان جائے تو ایسے رنگ میں جائے کہ اسے آزادی نصیب ہو۔

پھر

جب سارے مسلمان جائینگے

تو چونکہ ہم بھی ان کے ساتھ ہیں۔ اس لئے ہم بھی جائیں گے۔ لیکن اگر اس رنگ میں کوئی شخص ہمارے سامنے پیشکش کرے کہ چند آدمی وہاں چلے جائیں۔ اور رہیں۔ تو یہ غلامی ہے اور اس غلامی کو ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ پس اللہ تعالیٰ سے یہی دعا ہے کہ وہ ایسا رستہ کھولے۔ جس میں سب مسلمان آزادی کے ساتھ اس ملک میں جا کر رہ سکیں۔ یہاں تک میرا عقیدہ ہے

میں اسبات کا قائل ہوں

کہ ہم اس قسم کی کوئی قید ہندوؤں پر بھی نہیں لگائیں گے۔ فرض کرو اگر خدا تعالےٰ کے مدنظر یہ ہو۔ کہ وہ فاتح کے طور پر مسلمانوں کو ادھر لے جائے تب بھی اگر کوئی مجھ سے پوچھے گا تو میں تو یہی کہوں گا کہ وہی حق جو مسلمانوں کو حاصل ہیں۔ ہندوؤں کو بھی دو۔ اور سکھوں کو بھی دو۔ اگر تم ہندوؤں اور سکھوں میں فرق کرتے ہو۔ تو تم سچے مسلمان نہیں۔ کیونکہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم اور غیر مسلم میں سیاست میں کبھی کوئی فرق نہیں کیا۔

پس جہاں یہ درست ہے کہ اگر ہم جائیں گے تو اسی صورت میں جا سکتے ہیں۔ جب باقی مسلمان بھی جائیں۔ وہاں یہ بھی صحیح ہے کہ اگر ہم باقی مسلمانوں کے ساتھ جائیں تو خواہ فاتحانہ رنگ میں جائیں۔ ہمارا معاملہ ہندوؤں اور سکھوں سے بھی ایسا ہی ہوگا۔ جیسے مسلمانوں سے ہوگا۔

ہم ان کو بھی پوری آزادی دینگے

اور انہیں پورے حقوق دیں گے۔ کیونکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی امتیاز سیاست میں مسلم اور غیر مسلم میں روا نہیں رکھا۔ اور نہ عجمی اور عرب میں رکھا تھا بلکہ سب کو برابر حقوق دئے تھے۔ وہی طریق ہمارا ہوگا۔ دوسرے مسلمانوں میں تو ابھی یہ احساس نہیں پایا جاتا۔ لیکن امید ہے کہ آہستہ آہستہ ان میں بھی یہ احساس پیدا ہو جائے گا اور جب یہ احساس اُن میں پیدا ہو جائیگا کہ وہ ساری قوموں سے انصاف کریں تو اس وقت اللہ تعالےٰ ان کے لئے برکت کے سامان بھی پیدا کر دیگا۔ اور وہ باتیں جو آج ناممکن نظر آتی ہیں وہ اس وقت ممکن ہو جائینگی۔ تنگدلی کو دیکھکر خدا تعالےٰ کی برکتیں بھی رُک جاتی ہیں۔

اللہ تعالےٰ چاہتا ہے

کہ اس کے ایسے بندے زمین پر ہوں۔ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں۔ انصاف کرنیوالے ہوں رحم دل ہوں۔ اور مساوات نسلی اور سیاسی اور مذہبی کے قائل ہوں۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ دوسرے ملک کے لوگوں یا دوسری نسل کے لوگوں یا دوسری قوم کے لوگوں کو مار ڈالا جائے یا انہیں تباہ کر دیا جائے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے محبوب نہیں۔ اللہ تعالےٰ کے وہی محبوب ہیں۔ جو کہیں کہ سب کو برابر رکھو اور سب کے ساتھ یکساں سلوک کرو کیونکہ اللہ تعالےٰ نے ترقیات کے بڑے رستے کھلے رکھے ہوئے ہیں۔

یہ تنگدلی ہوتی ہے

کہ انسان کہے۔ کہ میں فلاں کو حق دیتا ہوں۔ اور فلاں کو نہیں دیتا۔ ترقی کے اتنے رستے کھلے ہیں کہ اس قسم کی تنگدلی دکھانیکی ضرورت ہی نہیں ہوتی دیکھو پاکستان میں لوگ تنگدلی برتتے ہیں اور دوسروں کو آگے نہیں بڑھنے دیتے۔ لیکن امریکہ میں جہاں لوگ ایک دوسرے کو آگے بڑھنے دیتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ وہاں کی آبادی اس ملک سے زیادہ ہے پھر بھی وہاں اتنے رستے ترقیات کے کھلے ہیں۔ کہ ان کا ادنےٰ سے ادنےٰ امیر بھی ہمارے بڑے سے بڑے امیر سے بھی بڑا ہے۔

اس کی وجہ یہی ہے

کہ انہوں نے تنگدلی چھوڑ دی ہے۔ وسیع الحوصلگی اختیار کر لی ہے۔ اسلئے اللہ تعالےٰ کی مدد ان کو حاصل ہوتی ہے ان کے چھوٹے بڑے کئے جا رہے ہیں اور بڑے اور بھی بڑے کئے جا رہے ہیں اگر مسلمان بھی اس سبق کو سیکھ لیں۔ اور یہ فیصلہ کر لیں کہ وہ ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کے ساتھ نرمی اور محبت کا برتاؤ کرینگے اور ان کی ترقی کے لئے بھی اسی طرح کوشش کرینگے جس طرح مسلمانوں کی ترقی کیلئے وہ کوشش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کیلئے ایسی برکتوں کے سامان پیدا کریگا۔ کہ جو بڑائیاں اور عزتیں ان کو آج خواب میں بھی نصیب نہیں ہوتیں۔ وہ سچ مچ ان کو مل جائیں گی۔ اور اللہ تعالےٰ ان کے قدم کو اتنا اونچا کر دیگا کہ دیکھنے والی دنیا کو ان کے پیروں کو دیکھنے کے لئے بھی اپنی گردنیں اس طرح اٹھانی پڑیںگی کہ ان کی پگڑیاں گر جائیں گی۔ خدا تعالےٰ جب کسی کو دیتا ہے تو اسی طرح دیتا ہے اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی اسی طرح دیا تھا۔ اس نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی اسی طرح دیا تھا۔ اور اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی اسی طرح دیا تھا۔ اگر اس وقت مسلمان بھی اللہ تعالےٰ کی برکات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہ اسی صورت میں انکو دیگا کہ وہ وسیع الحوصلگی اختیار کریں۔ غیر قوموں کے آگے محبت

کا ہاتھ بڑھائیں۔ اور ان کو کہیں کہ آؤ۔ اور جو عظمتیں ہم کو حاصل ہیں۔ ان میں تم بھی شریک ہو جاؤ۔

اب تو یہ حالت ہے۔ کہ مجھے پڑھ کے شرم آئی۔ کہ مرکزی وزیر تجارت ابوالمنصور احمد جو بنگال کے رہنے والے ہیں۔ ان کے علاقہ میں کوئی خاص شہد ہوتا ہے۔ وہ [illegible] گئے۔ تو اپنے ساتھ اس شہد کے دو مٹکے بھارت کے صدر راجندر پر[illegible]د اور وزیر اعظم پنڈت نہرو کو دینے کے لئے بھی لے گئے۔ اتنی سی بات پر یہاں اخباروں میں شور پڑ گیا۔ کہ ابوالمنصور احمد اتنا بے حیا ہے۔ کہ وہ ان کو تحفہ دینے کے لئے شہد لے گیا۔ اس نے واپس آکر بڑی دلچسپ تقریر کی۔ اور کہا۔ میں صدر راجندر پرشاد اور وزیر اعظم پنڈت نہرو کے لئے شہد تو لے گیا تھا۔ لیکن یہاں کے لوگوں نے اپنی تنگ دلی کی وجہ سے میرے اس شہد پر اتنی تنقید کی کہ وہاں جاتے جاتے شہد کی مٹھاس ہی ختم ہو گئی۔ مطلب یہ کہ یہاں اس طرح نیش زنی کی گئی۔ کہ اس نیش زنی کے بعد ان کو شہد زہر معلوم ہوا ہوگا۔ میٹھا معلوم نہیں ہوا ہوگا۔ تو ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہم تنگ دلی چھوڑ دیں۔ اور اپنے دامن کو سب کے لئے وسیع کریں۔ اگر ہم ایسا کریں گے۔ تو خدا تعالیٰ کی رحمت بھی ہمارے لئے وسیع ہو جائے گی۔ خدا تعالےٰ کے ہاں اتنی بڑائیاں ہیں۔ کہ ان بڑائیوں کو ہندوؤں۔ سکھوں اور عیسائیوں میں تقسیم کرکے بھی ہمارا حصہ اتنا زیادہ بچ جاتا ہے۔ کہ جس حصہ کے برابر دنیا کے کسی بڑے سے بڑے آدمی کو بھی نہ ملا ہو۔

دیکھو

خدا تعالےٰ جنّت کا مالک ہے

اور خدا تعالیٰ اس دنیا کا بھی مالک ہے۔ اور جنّت کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ ایک ادنیٰ سے ادنیٰ مومن کو بھی جو جنّت ملے گی وہ اتنی بڑی ہوگی۔ کہ اس کا پھیلاؤ زمین و آسمان کے پھیلاؤ جیسا ہوگا۔ (سورۃ الحدید ع ۳)

اب کیا خدا تعالیٰ کو اگلے جہان میں ہی طاقت حاصل ہے۔ اس جہان میں حاصل نہیں۔ جس خدا نے اگلے جہان میں ایسی جنّت بنائی ہے۔ وہ یقیناً اس دنیا میں بھی ایسی جنّت بنا سکتا ہے۔ اور ہر مسلمان کو اتنا بڑا حصہ دے سکتا ہے۔ کہ عیسائیوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کو دینے کے بعد بھی اس کا حصہ اتنا زیادہ ہو۔ کہ زمین و آسمان کا پھیلاؤ بھی اس سے چھوٹا رہ جائے۔ پس

اللہ تعالیٰ پر توکّل کرو

اور اسی سے مانگو۔ بہت سے مسلمانوں کو میں نے دیکھا ہے۔ کہ وہ اس وجہ سے مایوس ہیں۔ کہ ہماری آبادی بہت تھوڑی ہے۔ اور ہمارے پاس روپیہ نہیں۔ ہندوستان کے پاس بہت روپیہ ہے۔ اور اس کی آبادی بھی بہت ہے۔ حالانکہ اگر ہم خدا تعالیٰ سے تعلق رکھیں۔ تو آبادی بھی اسی کے ہاتھ میں ہے۔ دیکھو خدا تعالیٰ کے دینے کے طریق یہی ہوتے ہیں۔ کہ کبھی بچے زیادہ دے دیتا ہے۔ اور کبھی دوسروں کے بچّے مار ڈالتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق یہی آتا ہے۔ کہ ان کے زمانہ میں فرعونیوں کے پلوٹھے مارے گئے۔ تو خدا تعالےٰ میں یہ بھی طاقت ہے۔ کہ ایک ایک پاکستانی کے ہاں اتنے بچے پیدا ہو جائیں۔ کہ وہ گھبرایا پھرے۔ کہ ان کو کھلاؤں کہاں سے۔ اور خدا تعالیٰ میں یہ بھی طاقت ہے۔ کہ وہ ہندوستان کی آبادی کو کم کر دے۔ پس اللہ تعالےٰ کو یہ دونوں طاقتیں حاصل ہیں۔ وہ اگر چاہے تو کسی کو زیادہ بچے دیدے۔ اور اگر چاہے۔ تو کسی کے بچے مار دے۔ اس لئے ہماری ۸ کروڑ کی آبادی ۸۰ کروڑ بھی بن سکتی ہے۔ اور ہندوستان کی ۵۰ کروڑ کی آبادی پانچ کروڑ یا اڑھائی کروڑ بلکہ پانچ لاکھ بھی بن سکتی ہے۔ پس

خدا تعالےٰ کے اختیار میں سب کچھ ہے

جو خدا تعالیٰ کو اپنا بنا لے گا۔ خدا تعالیٰ اس کی مدد کرنی شروع کر دے گا۔ اگر ہندوستانی خدا تعالیٰ کو اپنا بنا لیں گے۔ تو ان کی چیزوں میں برکت پیدا ہو جائے گی۔ اور اگر پاکستانی خدا تعالیٰ کو اپنا بنا لیں گے۔ تو پاکستان کی ہر چیز میں برکت پیدا ہونی شروع ہو جائے گی۔ اور یہ چھوٹا سا ملک اتنی بڑی طاقت پکڑ لے گا۔ کہ دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں اس سے لرزیں گی۔ نہرو جی تو اس بات پر خوش ہیں۔ کہ روس کا وزیر اعظم اور سیکرٹری ہمارے پاس آئے ہیں۔ لیکن تمہارے لئے اس سے بڑی گنجائش باقی ہے۔ تمہارے لئے یہ گنجائش باقی ہے۔ کہ

خدا تعالےٰ اور اس کا جبریل تمہارے پاس آجائیں

اب تم بتاؤ کہ روس کے کمانڈر انچیف اور اس کے سیکرٹری کی خدا تعالیٰ اور اس کے جبریل کے سامنے حیثیت ہی کیا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے۔ تو نہرو جی کی خوشی کتنی حقیر ہو جاتی ہے۔ وہ اس بات پر خوش ہیں۔ کہ روس کے کمانڈر انچیف اور کمیونسٹ پارٹی کے چیف سکرٹری ان کے ہاں آئے۔ لیکن ہر پاکستانی اس امید سے پُر ہے۔ کہ کسی دن خدا تعالیٰ چاہے گا۔ تو خدا اور جبریل اس کے گھر آجائیں گے۔ اور جس دن خدا اور اس کا جبریل اس کے گھر آئے۔ اس دن روس کے کمانڈر انچیف اور کمیونسٹ پارٹی کے چیف سکرٹری کو بھاگتے ہوئے رستہ بھی نہیں ملے گا۔ بلکہ وہ اپنی جوتیاں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے کیونکہ خدا تعالیٰ اور جبریل کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی۔ غرض اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے ترقیات کا ایک بہت بڑا رستہ کھلا رکھا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس دنیا میں پیدا ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کے ساتھ وہ وفاداری کی کہ خدا تعالےٰ نے ان سے وعدہ کیا۔ کہ اب آئندہ خدا تعالیٰ اور اس کے جبریل کا تعلق انہی لوگوں سے ہوگا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تعلق رکھنے والے ہوں گے اس لئے مسلمان کے لئے ڈرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے سچا تعلق پیدا کر لیگا۔ اس کا خدا تعالیٰ سے پکا تعلق ہو جائے گا۔ اور جب اس کا خدا تعالیٰ سے پکا تعلق ہو جائیگا۔ تو خدا تعالیٰ اور جبریل ہمیشہ مسلمانوں کے گھر میں اتریں گے۔ وہ کسی غیر مسلم کے گھر میں نہیں اتریں گے۔

چندہ تعمیر مسجد جرمنی میں حصہ لینے والے مخلصین

ان خوش قسمت مخلصین کی جن کو بفضلہٖ یہ توفیق نصیب ہوتی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے گھر کو تثلیث اور مادیت کے مراکز میں تعمیر کرنے میں حصہ لے سکیں تا خدائے واحد کا ذکر بلند ہو کی چھٹی قسط شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں

یہ امر باعث مسرّت ہوگا کہ تعمیر کا کام انشاء اللہ العزیز بہت ہی جلد عملی صورت اختیار کرنے والا ہے۔ لہٰذا ہماری درخواست ہے کہ:۔

(۱) جن مخلصین نے وعدہ جات فرمائے ہوئے ہیں اور تا حال تشنۂ تکمیل ہیں وہ ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

(۲) جو ابھی شمولیت کی سعادت حاصل نہیں کر سکے وہ فوری طور پر حصہ لیں۔

(۳) مرحومین کے لئے ایصال ثواب کا اس سے بہترین ذریعہ کوئی نہیں پس ان کی طرف سے ادائیگی فرما کر صدقہ جاریہ کا سامان مہیا فرمائیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخلصین کی قربانی کو شرف قبولیت بخشے اور اخلاص میں برکت دے۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

نمبر شمار	نام معطی	رقم روپے	کیفیت
۱۴۹	محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک مبارک احمد صاحب آف گجرانوالہ	۱۵۰/-	
۱۵۰	مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد لسبادی مریدکے ـ ضلع شیخوپورہ	۵۰/-	قسط اوّل
۱۵۱	محترمہ برکت بی بی صاحبہ ڈگری سندھ	۱۰۰/-	"
۱۵۲	مکرم خان محمود احمد صاحب بیکو ٹیکسٹائل گجرانوالہ	۱۵۰/-	
۱۵۳	مکرم شیخ محمد عبدالرشید صاحب مرحوم بذریعہ پیر محمود احمد خانصاحب گجرانوالہ	۱۵۰/-	
۱۵۴	جناب میجر پیر ضیاء الدین صاحب کوئٹہ	۱۵۰/-	
۱۵۵	مرزا محمد علی صاحب آف کوئٹہ	۱۵۰/-	
۱۵۶	مکرم محمود اللہ صاحب ولد قدرت اللہ صاحب سنوری کوئٹہ	۱۵۰/-	
۱۵۷	صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ربوہ	۵۰/-	قسط اول
۱۵۸	حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب سیالکوٹ	۵۰/-	"
۱۵۹	مکرم نذیر احمد صاحب ناصر صراف ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۱۵۰/-	
۱۶۰	جناب ڈاکٹر محمد الدین صاحب دہاڑی ضلع ملتان	۱۵۰/-	
۱۶۱	محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ وہاڑی ضلع ملتان	۱۵۰/-	
۱۶۲	محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ صوفی عبدالرحیم صاحب ربوہ	۱۵۰/-	
۱۶۳	محترمہ سیدہ خاتون بانو صاحبہ مرحومہ اہلیہ صوفی عبدالرحیم صاحب ربوہ	۱۵۰/-	
۱۶۴	مکرم عبدالرحمٰن صاحب آف جنجہ مشرقی افریقہ حال دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۵۰/-	
۱۶۵	مکرم عبدالرشید صاحب چوک سرکلر روڈ ڈھاکہ	۵۰/-	قسط اوّل
۱۶۶	کراچی ڈرگ روڈ احمدیہ ایسوسی ایشن	۸۰/-	قسط دوم
۱۶۷	ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی لاہور	۱۵۰/-	
۱۶۸	مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب عمارت زالا	۳۰۰/-	
۱۶۹	حاجی علی اکبر صاحب اصحابہ ضلع جھنگ	۱۵۰/-	
۱۷۰	مکرم عبدالحمید صاحب باندھی سندھ	۱۵۰/-	
۱۷۱	مکرم ملک صاحب خان صاحب نون آف سرگودھا	۱۵۰/-	
۱۷۲	مکرم صالح محمد صاحب ٹھٹھہ جوڑا ضلع سرگودھا	۱۵۹/۸	
۱۷۳	مکرم چوہدری عمر الدین صاحب ولد فخر الدین صاحب بھوئیوال ضلع شیخوپورہ	۱۵۰/-	
۱۷۴	مکرم اقبال محمد صاحب گوجرانوالہ	۵۰/-	قسط اول
۱۷۵	مکرم مہتمم صاحب تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ (جلسہ سالانہ کے دنوں میں لوگوں سے جمع کیا)	۶۱۱/۱۴	
۱۷۶	مکرم قریشی محمد یوسف صاحب بریلوی سنجانب والد خود مکرم حافظ سخاوت حسین صاحب مرحوم	۱۰/-	قسط اول
۱۷۷	مکرم ڈاکٹر محمد رفیع خلف صاحب پنشنر دیڑی زی بی سرکرد سندھ	۱۵۰/-	
۱۷۸	محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ	۱۰۰/-	قسط اول
۱۷۹	مکرم چوہدری غلام رسول صاحب چک ۱/پ بہاولپور	۱۵۰/-	
۱۸۰	محترمہ نائلہ محمد صالح صاحبہ ڈھاکہ	۱۵۱/-	
۱۸۱	مکرم میجر بشیر احمد صاحب لاہور	۲۰۰/-	
۱۸۲	مکرم چوہدری محمد رمضان صاحب نواں کوٹ لاہور بذریعہ چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ	۵۰/-	
۱۸۳	مکرم منیر الدین صاحب واقف زندگی ربوہ سنجانب اہلیہ مرحومہ جمیلہ بیگم صاحبہ	۱۵۰/-	
۱۸۴	محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری علی محمد صاحب لاہور	۱۵۰/-	
۱۸۵	مکرم ڈاکٹر جلال الدین صاحب کراچی	۵۰/-	قسط اول
۱۸۶	مکرم اشرف علی صاحب ہیڈ ماسٹر مڈل سکول مراڑ والا ضلع گجرانوالہ	۵۰/-	"

کیا آپ وعدہ کر چکے - ورنہ فوری توجہ فرمائیں

وعدہ کر لینے والے ۳۱ مارچ تک ادا فرمائیں

فرمایا "زیادہ صحیح یہی ہے کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے اور بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ اور زندگی کو اتنا سادہ بنا لے کہ اس پر یہ قربانی دوبھر نہ معلوم ہو۔ اور تمام وعدے پہلے تین ماہ میں ہی ادا ہو جائیں"

جو احباب یا بعض زمیندار جماعتیں اب تک وعدہ نہیں دے سکی ہیں وہ اب جبکہ آخری وقت قریب آگیا ہے وہ فوری توجہ کر کے وعدے بھجوا دیں۔

اور وہ جو وعدے کر چکے ہیں ان کے لئے ارشاد حضور ہے کہ وہ پہلے تین چار ماہ کے اندر اپنے وعدے ادا کریں۔ تا وہ نہ صرف سلسلہ کو زیادہ فائدہ پہنچانے والے اور خود ابتدائے سال سے ثواب لینے والے ہوں۔ بلکہ وکیل المال تحریک جدید اقرار کرتا ہے کہ ایسے احباب کرام کا نام معہ ان کی وعدہ کی سو فیصدی ادا کردہ رقم کے حضرت اقدس کے حضور دعا کے لئے پیش کرے گا۔ اور پھر کوشش کرے گا کہ ان احباب کرام کے نام جو سابقون الاولون میں آنے والے ہیں۔ "اخبار الفضل" میں بھی شائع کر دے۔ کیونکہ قول سے فعل کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔ پس وعدہ کر لینے والے دفتر اول و دوم کے احباب کرام کو چاہیئے کہ وہ آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کر دیں کہ ان کے وعدے کی رقم ۳۱ مارچ تک سو فیصدی ادا ہو جائے۔

وکیل المال تحریک جدید

خدام الاحمدیہ تیز گامی اپنا شعار بنائیں

انسانی زندگی تین مختلف ادوار سے گزرتی ہے۔ خدام الاحمدیہ انسانیت کی درمیانی منزل ہے۔ یہ وہ منزل ہے جب ہر کام میں زندگی کا پہلو نمایاں اور ایک گونہ جاذبیت اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس امنگ اور ولولہ کے ساتھ خدمت کرنے والے ایام کی قدر کریں اور تیز گامی اپنا شعار بنائیں۔ اور کیا ہی اچھا ہو کہ دفتر مرکزیہ کی تشنۂ تکمیل عمارت کو اس مقصد کے لئے آزمائش کی پہلی کڑی تصور کریں۔ کیونکہ اس سلسلہ میں اپنے انصار بزرگوں اور احمدی بہنوں کے مرکزی دفاتر کی عالیشان عمارات ہمارے احساس ذمہ داری کو بیدار کرنے کے لئے کافی اور بہترین نمونہ ہیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اعلان نکاح

میرے بھائی عزیزم بشیر احمد شاہد کا نکاح ہمراہ بشریٰ زکیہ صاحبہ بنت میاں محمد یوسف صاحب آف کراچی کے ساتھ تین ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۵۶ء کو بعد نماز ظہر ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا۔ احباب کرام اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا فرمائیں۔ آمین

امۃ العزیز ـ بنت چوہدری محمد نذیر صاحب لائلپور

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی بڑی ہمشیرہ بیمار ہیں اور میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

نیاز علی رشید الدین ربوہ

(۲) خاکسار کے خسر محترم چوہدری محمد ابراہیم خانصاحب کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی جڑانوالہ کچھ پریشانیوں سے دوچار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے محفوظ رکھے اور کاروبار میں برکت دے۔ آمین

چوہدری جلال الدین احمد شفاخانہ نور بازار چنیوٹ

(۳) میرا چھوٹا بھائی مسعود کئی روز سے بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد شفا عطا فرمائے۔ آمین

بشارت الرحمٰن طاہر ربوہ

سلامتی کونسل سے کشمیر میں رائے شماری کیلئے فوری اقدامات کا مطالبہ

مغربی پاکستان اسمبلی کی متفقہ قرارداد

لاہور ۳۰ جنوری۔ مغربی پاکستان اسمبلی نے کشمیر کے قومی اور عالمی مسئلے پر جو قرارداد کامل اتفاق رائے سے منظور کی ہے۔ اس کا متن یہ ہے:۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان ریاست جموں و کشمیر کے بارے میں جھگڑے کے متعلق حفاظتی کونسل نے جو تازہ ترین قرارداد منظور کی ہے۔ مغربی پاکستان اسمبلی اس پر اطمینان ظاہر کرتی ہے۔ اس قرارداد میں کونسل نے اپنے ان سابق فیصلوں کا اعادہ کیا ہے۔ جن کا مقصد یہ ہے کہ ریاست کے مستقبل کا فیصلہ خود ریاست جموں و کشمیر کے باشندے آزاد اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے کریں گے۔ جو اقوام متحدہ کے زیر اہتمام اور نگرانی میں ہوگی۔ اور یہ کہ کونسل کسی ایسے اقدام کو منظور یا قبول نہیں کرے گی۔ جو اس بین الاقوامی تنازع کے پرامن حل کے متعلق بھارت، پاکستان اور اقوام متحدہ کے درمیان بین الاقوامی مفاہمت کے معاہدات کے مطابق نہ ہو

"حفاظتی کونسل میں جن ممالک کے نمائندے موجود ہیں۔ انہوں نے بین الاقوامی وقار کو قائم اور بحال رکھنے اور پُرامن طریقوں سے بین الاقوامی تنازعوں کے ۔ ۔ ۔ جائز اور منصفانہ تصفیہ کا مشترک اور متحدہ عزم صمیم ظاہر کیا ہے۔ یہ اسمبلی اس صورت حال پر ان ممالک کی انتہائی سپاس گزار ہے اگر اس فیصلے پر مناسب اور مؤثر عمل کیا گیا تو اس سے اقوام متحدہ پر دنیا بھر کے لوگوں کا یہ اعتماد بہت بڑھ جائیگا کہ یہ ادارہ عالمی امن کے استقرار اور تہذیب و تمدن کے فروغ کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔

"یہ اسمبلی باور کرتی ہے کہ کشمیر میں موجودہ اشتعال پذیر صورت حال پیدا ہونے کا زیادہ تر سبب یہ ہے کہ ماضی میں اقوام متحدہ کے اداروں نے بے عملی کا ثبوت دیا اور بھارتی حکومت اپنے بین الاقوامی پختہ مواعید اور عہد کا ذرہ بھر پاس نہ کرنے کی ہٹ پر قائم رہی اب صورت حال کی اصلاح صرف اسی طرح ہو سکتی ہے کہ حفاظتی کونسل اپنے سابق فیصلوں کے مثبت نفاذ کے لئے بھرپور قدم اٹھائے اور بھارتی حکومت کو اس طرز کار سے محترز رہنے پر مجبور کرے۔ جو اس قضیے کے پُرامن تصفیے کی راہ میں رکاوٹ بنا ہوا ہے اور جس کے باعث جموں و کشمیر کے باشندے آزادی سے محروم ہیں۔

یہ اسمبلی پورے خلوص سے امید رکھتی ہے کہ حفاظتی کونسل اقوام متحدہ کے اختیار و نگرانی کے تحت آزاد و غیر جانبدارانہ رائے شماری کے انتظامات کرنے کے لئے مؤثر اور فوری اقدامات کرے گی۔ تاکہ جموں و کشمیر کے باشندے ریاست کے پاکستان یا بھارت سے الحاق کے سوال کا فیصلہ کرلیں۔

یہ اسمبلی پُرزور سفارش کرتی ہے کہ اگر بھارت حفاظتی کونسل کے فیصلوں کی خلاف ورزی پر اصرار کرے تو بین الاقوامی امن و تحفظ کی بحالی و استقرار کے عظیم ترین مفاد کو مد نظر رکھکر اقوام متحدہ کے رکن ممالک بھارت کے خلاف اقتصادی اور سفارتی پابندیاں عائد کر دیں۔ اور اگر بھارت پھر بھی اس عالمی ادارے کے فیصلوں کی مخالفت پر قائم رہے تو اس کے خلاف فضائی، بحری اور بری فوجوں سے کارروائی کی جائے۔ اقوام متحدہ کے منشور کی دفعات ۴۱ اور ۴۲ میں ایسی کارروائیوں کا طریق کار موجود ہے۔

سوئی گیس صدیوں تک صنعتی اور گھریلو ضروریات کے لئے کافی ہوگی

کوئٹہ ۳۰ جنوری۔ سوئی کے مقام پر گیس کا جو ذخیرہ دستیاب ہوا ہے وہ تیس مربع میل علاقے میں پھیلا ہوا ہے تازہ اندازوں کے مطابق گیس کا یہ ذخیرہ کئی صدیوں تک پاکستان کی صنعتی اور گھریلو ضروریات کے لئے کافی ہوگا۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس قدرتی گیس کا ذخیرہ چالیس کھرب مکعب فٹ ہے اور اس لحاظ سے دنیا بھر میں قدرتی گیس کا یہ سب سے بڑا واحد ذخیرہ ہے گیس کے علاقے میں اب تک چار کنوؤں کی کھدائی ہو چکی ہے۔ مگر کام تین کنوؤں میں ہو رہا ہے۔ جن سے روزانہ اندازاً بیس لاکھ مکعب فٹ گیس مہیا ہو رہی ہے۔ اس کے بعد اس خام گیس کو ایک بہت ہی بڑے کارخانے کے ذریعے صاف اور خشک کیا جاتا ہے جو خاصا مشکل کام ہے۔ یہ سارا کارخانہ کم و بیش خود بخود ہی کام کرتا رہتا ہے۔ اور ایک وقت میں چند ہی اشخاص اس کی کارکردگی (کی عمومی) نگرانی کرتے ہیں۔ یہ کارخانہ یومیہ تقریباً دو کروڑ نوے لاکھ مکعب فٹ خالص گیس خریداروں کو مہیا کرتا ہے۔ اس کارخانے میں مجموعی طور پر سات کروڑ چالیس لاکھ مکعب فٹ خالص گیس مہیا کرنے کی صلاحیت ہے۔ صرف پچھلے ایک مہینے میں کراچی اور حیدرآباد کے صنعتی کارخانوں میں ستر کروڑ مکعب فٹ سے زائد گیس استعمال کی گئی۔ اس کے بجائے اگر بیرونی ممالک سے درآمد کیا ہوا ایندھن استعمال کیا جاتا تو اس کی مقدار سوا ہزار پانچسو ٹن ہوتی۔

ہماری فوج سرزمین وطن کے چپّہ چپّہ کی حفاظت کرسکتی ہے

"ہمارے پاس آدمیوں یا ساز و سامان کی کوئی کمی نہیں" — جنرل ایوب

چاٹگام ۳۰ جنوری۔ پاکستان کی بری فوج کے کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان نے یہاں کہا کہ پاکستانی فوج کو اپنی طاقت پر پورا اعتماد ہے اور وہ سرزمین وطن کے چپہ چپہ کی حفاظت کرسکتی ہے۔

جنرل ایوب خان نے یہ الفاظ یہاں ایک استقبالیہ تقریب میں کہے جس کا اہتمام علی گڑھ کے قدیم طلباء کی مقامی انجمن کی جانب سے کیا گیا۔ مسلح افواج کی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ آزادی کے بعد ہمیں قریب قریب نئے سرے سے اپنی فوج بنانا پڑی تھی۔ برطانوی ہند میں ایک بھی فوجی دستہ ایسا نہیں تھا جو سو فیصدی مسلمان سپاہیوں پر مشتمل ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کوئی قابل ذکر فوج ہمارے حصہ میں نہیں آئی۔ جن دستوں کے چھوٹے چھوٹے حصے ہمارے حصے میں آئے انہیں قریب قریب کسی ہتھیار کے بغیر ہی پاکستان آنا پڑا۔ ہمارے پاس اسلحہ کی اتنی شدید قلت تھی کہ ہم اپنے سپاہیوں کو اپنے اسلحے کے کارآمد رکھنے کی غرض سے ایک سال میں پانچ راؤنڈ گولیاں بھی نہیں دے سکتے تھے۔

جنرل ایوب نے مزید کہا کہ اب حالات بہت زیادہ بدل گئے ہیں اور ہمارے پاس آدمیوں یا ساز و سامان کی کوئی کمی نہیں ہے

حوصلے اور اعتماد کی ضرورت

پاکستانی فوج کے معیار اور کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے کمانڈر انچیف نے کہا کہ ہماری فوجیں آجکل ایسی تربیت حاصل کر رہی ہیں کہ وہ تیزی سے حرکت کرسکیں اور کاری ضرب لگا سکیں۔ اب اس کی کایا بہت جلد پلٹ جائیگی

برطانیہ یمن کے ساحل پر سرنگیں بچھا رہا ہے

قاہرہ ۳۰ جنوری۔ یمن کے وزیر مختار مقیم قاہرہ مسٹر ابو طالب نے برطانیہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ یمن کے ساحل پر مقناطیسی سرنگیں بچھا رہا ہے۔ انہوں نے کہا یہ سرنگیں سالیف، راس الکثیب، الحوحہ، المخا، ابو عباس اور لحیہ کی بندرگاہوں پر بچھائی جا رہی ہیں۔

مسٹر ابو طالب نے کہا ہے کہ یہ اقدام جہازرانی اور غیر یمنی باشندوں کی زندگیوں کے لئے سخت خطرہ بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت یمن ان غیر قانونی اقدامات کے لئے برطانیہ کو ذمہ دار ٹھہراتی ہے اور وہ بین الاقوامی تنظیم کے سامنے اس صورت حال کو پیش کرے گی۔ یمنی وزیر مختار نے یہ بھی کہا کہ سرنگوں سے جو نقصان ہوگا۔ یمن کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ برطانیہ سے اس کا معاوضہ طلب کرے۔

تیس ہلاک

ادھر عدن میں ایک اعلامیہ جاری کیا گیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ برطانوی مقبوضہ مغربی عدن کی ایک سرحدی چوکی پر ایک حملہ میں تیس یمنی ہلاک ہوئے ہیں۔ اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ اس حملہ میں برطانوی شاہی فضائیہ کے طیارے اس مقام پر پرواز کرتے رہے۔ لیکن انہوں نے یمنیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی۔

بقایادار ایجنٹ اصحاب الفضل

ہمارے بقایادار ایجنٹ اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء تک اپنے ذمہ کی رقوم ادا کردیں یا تحریری طور پر مدت معینہ کے لئے مہلت لے لیں۔ ورنہ ہم مجبور ہوں گے کہ ان سے ایجنسیاں واپس لے لی جائیں اور بقایا وصول کرلیا جائے اور نئی ایجنسیاں قائم کی جائیں (مینجر الفضل)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

جماعت احمدیہ کی اڑتیسویں ۳۸ مجلس مشاورت

مؤرخہ ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ مارچ کو بمقام ربوہ منعقد ہو گی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اڑتیسویں ۳۸ مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ امان ھ۱۳۳۶ش مطابق ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ مارچ ۵۷ء بروز جمعرات۔ جمعہ۔ ہفتہ اور اتوار بمقام ربوہ ہو گا۔ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اسماء دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

جلسہ سالانہ ۵۶ء کی تقاریر

احباب کی اطلاع کے لئے ضروری اعلان

امسال جلسہ سالانہ پر مختلف مقررین و علماء سلسلہ نے جو تقاریر کی ہیں نظارت اصلاح وارشاد ان تمام کو علیحدہ علیحدہ رسالوں کی صورت میں شائع کرنے کا انتظام کر رہی ہے۔ نظارت کو توقع ہے کہ ان تقاریر کی اشاعت سے جہاں جماعت کے لٹریچر میں ایک اچھا اضافہ ہو گا وہاں تبلیغی اور تربیتی اعتبار سے بھی انشاء اللہ اس کے اچھے اثرات ہوں گے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی تقریر "ذکر حبیب" ایک ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی تھی۔ جس کے شائع ہوتے ہی انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان نے اسے سارے کا سارا خرید لیا ہے اور اب اس کا دوسرا ایڈیشن زیر طبع ہے۔ یہ رسالہ عام کتابی سائز کے ۳۲ صفحوں کا ہے اور اس کی قیمت صرف ایک آنہ فی رسالہ اور پانچ روپے فی سیکڑہ رکھی گئی ہے۔ جماعتوں کو زیادہ سے زیادہ یہ رسالہ خرید کر دوسرے دوستوں میں بھی تقسیم کرنا چاہئیے۔

جلسہ سالانہ کی دوسری تقاریر جو عنقریب شائع ہو کر احباب تک پہنچ جائیں گی ان میں مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے آکسن۔ مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب۔ مکرم قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب اور مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی تقاریر شامل ہیں۔

نظارت کا ارادہ ہے کہ نہایت دعائتی قیمت پر یہ لٹریچر جماعت کے دوستوں کو پہنچا دیا جائے۔ اگر جماعتیں یا افراد قبل از وقت ہمیں اپنے مطالبہ سے آگاہ کر دیں تو تعداد اشاعت میں اسے ملحوظ رکھ لیا جائے۔ اس طرح لاگت اور قیمت میں بھی کافی فرق پڑنے کا امکان ہے۔

ناظر اصلاح وارشاد ـ ربوہ

ولادت

برادرم سید بشیر احمد صاحب مینجر دواخانہ خدمت خلق ربوہ کو اللہ تعالےٰ نے ۳۰-۱-۵۷ کی صبح کو چوتھا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

عبد العزیز واقف زندگی

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

نمبر سروس	پہلی سروس	دوسری سروس	تیسری سروس	چوتھی سروس	پانچویں سروس	چھٹی سروس	ساتویں سروس	آٹھویں سروس	نویں سروس	دسویں سروس
از سرگودھا برائے لاہور	۳ ½	۴ ½	۵ ½	۶ ½	۷ ½	۸ ¾	۱۰	۱۱ ½	۱۳	۱۴ ½
از لاہور برائے سرگودھا	۳ ½	۵	۶ ½	۸	۹ ½	۱۰ ½	۱۲	۱۳ ½	۱۵	۱۶
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ¼	نوٹ:- لاہور سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا						
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵ ¾	۱۰ ½	۱۵ ¼	گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے (جنرل مینیجر)						